DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

حوالہ نمبر: 16572/43	فتویٰ نمبر: 77270/61	سائل: شاہ حاشر حسین	مجیب: محمد اویس پراچہ
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: اجارہ کے احکام	باب: اجارہ کے متفرق مسائل		تاریخ: 25-06-2022

ڈراپ شپنگ کا جائز طریقہ

سوال: میرا سوال ڈراپ شپنگ کے بارے میں ہے۔ میں تقریباً تین سال سے ڈراپ شپنگ کر رہا ہوں اور اب الحمد للہ گھر کا خرچہ اس سے بآسانی نکال لیتا ہوں۔ میں عام طور پر علی ایکسپریس سے چیز لے کر ایمزون پر بیچتا ہوں۔ میں چیز کا اشتہار اپنے ایمزون کے اسٹور پر لگاتا ہوں اور چیز کا آرڈر آنے پر علی ایکسپریس سے چیز بھجوا دیتا ہوں۔

کچھ دن پہلے مجھے ہماری مسجد کے امام صاحب نے یہ بتایا کہ یہ درست نہیں ہے اور دو فتوے واٹس ایپ کیے جن میں سے ایک آپ کے جامعہ کا اور دوسرا دار العلوم کراچی کا تھا۔ ان فتووں میں شرعی متبادل لکھے ہیں لیکن وہ تینوں عمل کرنے میں ناممکن جیسے ہیں۔ میں تفصیل سے بتاتا ہوں:

پہلا متبادل یہ ہے کہ میں چیز خرید کر قبضہ کر کے اس کے بعد آگے بیچوں لیکن اس میں دو مسئلے ہیں کہ ایک تو اس کے لیے کافی بڑی انویسٹمنٹ چاہیے اور دوسرا اس میں چیز چائنا سے پاکستان آنے میں وقت بھی زیادہ لگتا ہے اور خرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ایمزون پر مجھ جیسے بے شمار سیلرز ہیں اور کمپیٹیشن کی وجہ سے میں مہنگا یا تاخیر کے ساتھ سامان نہیں بیچ سکتا۔

دوسرا متبادل یہ ہے کہ سیلز مین کی طرح سپلائیر مجھے کچھ سیلری دے اور باقی میں اس سے طے کروں کہ مجھے کمیشن فیصد کے مطابق ادا کرے۔ اس کا تو بالکل امکان ہی نہیں ہے۔ سپلائیر ایسا کچھ نہیں کرتا اور نہ ہی وہ میرا محتاج ہوتا ہے کہ میری اتنی بات مانے گا۔

تیسرا متبادل یہ ہے کہ میں سپلائیر سے اپنی اجرت یا اپنا کمیشن طے کر لوں۔ یہ ممکن ہے لیکن اس میں ایک چھوٹا سا مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک سپلائیر کی کئی چیزیں سیل کرتا ہوں۔ ہر بار اسے ای میل کرنے اور اپنا کمیشن بتانے کا وہ جواب ہی نہیں دیتا۔

آپ چونکہ اس میدان کا علم رکھتے ہیں اس لیے آپ تفصیل سے جواب دیں تو مہربانی ہوگی۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

دار الافتاء جامعۃ الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتویٰ درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتِ حال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو یہ فتویٰ کالعدم سمجھا جائے گا۔

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

الجواب باسم ملہم الصواب

ڈراپ شپنگ کا تیسرا متبادل شرعاً اجارہ ہے اور اس میں چونکہ ڈراپ شپر سپلائیر سے اس کی چیز بیچنے اور اس پر اجرت لینے کا معاہدہ کرتا ہے اور وہ اس دوران کسی اور سپلائیر کی چیز بھی بیچ سکتا ہے، لہذا اس کی حیثیت اجیر مشترک کی ہوتی ہے۔ اجارہ کے عقد میں اجرت کا اس طرح معلوم ہونا ضروری ہے کہ اس میں جہالت فاحشہ (ایسی جہالت جس کی وجہ سے عاقدین میں نزاع ہوتا ہو) نہ ہو۔ نیز اگر اجیر ایک سے زیادہ لوگوں کے لیے کام کرتا ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے نقصان کا ضمان (رسک) مستاجر (مالک) کا ہو جو اجیر کے عمل سے نہ ہوا ہو اور اس سے عمومی احتیاط کے ذریعے بچنا بھی ممکن نہ ہو۔ البتہ اگر اجیر کے عمل سے کوئی نقصان ہو یا نقصان تو قدرتی طور پر ہو لیکن اس سے عمومی احتیاط کے ذریعے بچنا ممکن ہو تو اس صورت میں اجیر نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

چنانچہ سوال میں مذکور صورت میں آپ تیسرے طریقے کو اختیار کرتے ہوئے سپلائیر کو ایک ہی بار ای میل کر دیں کہ میں آپ کی تمام چیزیں ایک مخصوص حد تک نفع یا اجرت رکھ کر بیچوں گا اور سپلائیر اس پر راضی ہو تو یہ کافی ہے۔ مثلاً آپ اسے بتادیں کہ آپ کی تمام پراڈکٹس زیادہ سے زیادہ پچاس فیصد تک اجرت رکھ کر بیچوں گا اور وہ اسے قبول کرلے۔ اس صورت میں چونکہ زیادہ سے زیادہ مقدار معلوم ہے اور سپلائیر کے راضی ہونے کی وجہ سے اس پر نزاع کا احتمال نہیں ہے لہذا یہ جہالت یسیرہ ہے اور آپ پچاس فیصد یا اس سے کم اپنی اجرت رکھ سکتے ہیں۔ اگر پچاس فیصد سے زیادہ قیمت پر چیز فروخت کی تو اضافی رقم سپلائیر کو دینی ہوگی۔

نیز ای میل میں اس بات کی صراحت بھی ضروری ہے کہ اگر سپلائیر نے سامان ڈائریکٹ کلائنٹ کو بھیجا (جیسا کہ ڈراپ شپنگ میں عرف ہے) تو راستے میں ہونے والے کسی بھی قسم کے نقصان کا ذمہ دار سپلائیر ہوگا، اور اگر آپ نے سامان پر قبضہ کر کے کلائنٹ تک پہنچایا تو قبضے کے بعد ہونے والے ایسے نقصانات کا ذمہ دار سپلائیر ہوگا جو آپ کے عمل کی وجہ سے نہ ہوئے ہوں اور ان سے عمومی احتیاط سے بچنا بھی ممکن نہ ہو۔ اور اگر نقصان آپ کے عمل کی وجہ سے ہو یا اس سے عمومی احتیاط سے بچنا ممکن ہو تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ مثلاً اگر بحری راستے سے ڈلیوری کے دوران جہاز تباہ ہو جائے تو سامان کا نقصان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

دارالافتاء جامعۃ الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتوی درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتحال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو یہ فتوی کالعدم سمجھا جائے گا۔

سپلائیر کا ہو گا لیکن اگر آپ کے سامان وصول کرنے کے بعد شپنگ کمپنی تک لے جاتے ہوئے سامان بارش سے خراب ہو جائے، جب کہ عمومی احتیاط (مناسب پیکنگ، پلاسٹک چڑھانے یا شاپنگ بیگ استعمال کرنے وغیرہ) سے اس سے بچا جا سکتا ہو تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔ سپلائیر اگر ان شرائط پر راضی ہو تو یہ کام کرنا شرعا درست ہے۔

اعلم أن الهلاك إما بفعل الأجير أو لا، والأول إما بالتعدي أو لا. والثاني إما أن يمكن الاحتراز عنه أو لا، ففي الأول بقسميه يضمن اتفاقا. وفي ثاني الثاني لا يضمن اتفاقا وفي أوله لا يضمن عند الإمام مطلقا ويضمن عندهما مطلقا. وأفتى المتأخرون بالصلح على نصف القيمة مطلقا، وقيل إن مصلحا لا يضمن وإن غير مصلح ضمن، وإن مستورا فالصلح اهـ ح والمراد بالإطلاق في الموضعين المصلح وغيره.
مطلب يفتى بالقياس على قوله وفي البدائع: لا يضمن عنده ما هلك بغير صنعه قبل العمل أو بعده؛ لأنه أمانة في يده وهو القياس. وقالا يضمن إلا من حرق غالب أو لصوص مكابرين وهو استحسان اهـ.
قال في الخيرية: فهذه أربعة أقوال كلها مصححة مفتى بها، وما أحسن التفصيل الأخير والأول قول أبي حنيفة - رحمه الله تعالى -. وقال بعضهم: قول أبي حنيفة قول عطاء وطاوس وهما من كبار التابعين، وقولهما قول عمر وعلي وبه يفتى احتشاما لعمر وعلي صيانة لأموال الناس، والله أعلم اهـ.
وفي التبيين: وبقولهما يفتى لتغير أحوال الناس، وبه يحصل صيانة أموالهم اهـ.؛ لأنه إذا علم أنه لا يضمن ربما يدعي أنه سرق أو ضاع من يده. وفي الخانية والمحيط والتتمة: الفتوى على قوله، فقد اختلف الإفتاء، وقد سمعت ما في الخيرية.

(الدر المختار وحاشية ابن عابدين، 65/6، ط: دار الفكر)

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

محمد اویس پراچہ

دار الافتاء، جامعۃ الرشید

25/ ذوالقعدہ 1443ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

16572/43

اسلام و علیکم اویس پراچہ صاحب

سر میرا سوال Dropshipping کے بارے میں ہے۔ میں Almost تین سال سے Dropshipping کر رہا ہوں اور اب الحمد للہ گھر کا خرچہ اس سے بآسانی نکال لیتا ہوں۔ میں عام طور پر Ali Express سے چیز لے کر Amazon پر بیچتا ہوں۔ میں چیز کا Ad اپنے Amazon کے اسٹور پر لگاتا ہوں اور چیز کا آرڈر آنے پر Ali Express سے چیز بھجوا دیتا ہوں۔

کچھ دن پہلے مجھے ہماری مسجد کے امام صاحب نے یہ بتایا کہ یہ درست نہیں ہے اور دو فتوے Whatsapp کیے جن میں سے ایک آپ کے جامعہ کا اور دوسرا دارالعلوم کراچی کا تھا۔ ان فتوؤں میں شرعی Alternatives لکھے ہیں لیکن وہ تینوں عمل کرنے میں ناممکن جیسے ہیں۔ میں تفصیل سے بتاتا ہوں:

پہلا Alternative یہ ہے کہ میں چیز خرید کر قبضہ کر کے اس کے بعد آگے بیچوں لیکن اس میں دو مسئلے ہیں کہ ایک تو اس کے لیے کافی بڑی انویسٹمنٹ چاہیے اور دوسرا اس میں چیز چائنا سے پاکستان آنے میں وقت بھی زیادہ لگتا ہے اور خرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ Amazon پر مجھ جیسے بے شمار سیلرز ہیں اور Competition کی وجہ سے میں مہنگا یا Late سامان نہیں بیچ سکتا۔

دوسرا Alternative یہ ہے کہ سیلز مین کی طرح سپلائیر مجھے کچھ سیلری دے اور باقی میری پرسنٹیج کمیشن میں اس سے طے کروں۔ اس کا تو بالکل امکان ہی نہیں ہے۔ سپلائیر ایسا کچھ نہیں کرتا اور نہ ہی وہ میرا محتاج ہوتا ہے کہ میری اتنی بات مانے گا۔

تیسرا Alternative یہ ہے کہ میں سپلائیر سے اپنی اجرت یا اپنا کمیشن طے کر لوں۔ یہ ممکن ہے لیکن اس میں ایک چھوٹا سا مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک سپلائیر کی کئی چیزیں سیل کرتا ہوں۔ ہر بار اسے ای میل کرنے اور اپنا کمیشن بتانے کا وہ جواب ہی نہیں دیتا۔

آپ چونکہ اس Field کی Know how رکھتے ہیں اس لیے آپ تفصیل سے جواب دیں تو مہربانی ہو گی۔

شاہ حاشر حسین

دارالافتاء

20024

السلام و علیکم

میں تقریباً ایک سال سے Dropshipping کا کاروبار کرتا ہوں۔ اس کا
طریقہ کار یہ ہے کہ چائنہ کی ایک ویبسائٹ ہے Aliexpress.com
اس پر بہت سی چیزیں ہول سیل پر ملتی ہیں۔ ہم ان Seller
سے اجازت لے کر ان کی چیزیں اپنی ویب پر لگا دیتا ہوں
جب کوئی کسٹمر آتا ہے وہ product ہم سے خرید لیتا ہے ہم
اس کے Seller کو پیسے دیتے ہیں کہ اس product کو Address
پر بھجوا دیں۔ کیا یہ حلال ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا
صورت اپنائیں کہ ٹھیک ہو جائے۔
کیا ایسی صورت میں یہ جائز ہو سکتی کہ ہم آرڈر کے
customer کو یہ Email بھیج دیں

Thank you for your purchase!
we getting your order ready to be shipped.
we will notify you when it has been sent.

ہمارا یہ کام اس وقت لاکھوں روپے تک چلا گیا ہے اسکی کوئی صورت
لازمی نکالیں اور آج کل ہماری آن لائن فیلڈ میں یہ تیسرا بزنس
یہ کام کر رہا ہے۔ اگر ضرورت Details چاہیئے کو live بات
ہو سکتی ہو تو میں تیار ہوں۔

طاہر مراد۔ قیوم آباد کراچی
Cell# 0333-5993204
(جواب منسلک ہے)

دارالافتاء

canned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں (Drop shipping) کے کاروبار کی جو تفصیل ذکر کی گئی ہے، اس کی رو سے یہ بیع قبل القبض کی صورت ہے جو کہ شرعاً جائز نہیں، احادیث میں اس سے ممانعت وارد ہوئی ہے، البتہ اگر درج ذیل صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار کرلی جائے تو یہ کاروبار جائز ہوسکتا ہے:

۱. گاہک کو مطلوبہ چیز (product) فروخت کرنے سے پہلے آپ فروخت کنندہ (Seller) سے وہ چیز خریدیں، خریدنے کے بعد اگر آپ کیلئے خود اس پر قبضہ کرنا مشکل ہو تو فروخت کنندہ (Seller) کے علاوہ کسی کو اپنا وکیل اور نمائندہ بنائیں جو آپ کی طرف سے اس چیز پر قبضہ کرلے، اس کے بعد آپ اس گاہک کو فروخت کردیں، اس طریقہ سے خرید و فروخت کا معاملہ درست ہو جائے گا۔ (ماخذہٗ التبویب ۱۹۳۹/۵۰)

۲. دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اس فروخت کنندہ (Seller) کے ایجنٹ بن کر اس کی چیز فروخت کردیں، اور فروخت کنندہ سے اسطرح اجرت طے کریں کہ فی ایٹم دس روپے مثلاً متعین اجرت ہوگی اور بقیہ اجرت سیل کا اتنے فیصد (مثلاً ایک فیصد) ہوگی، تو اس طریقہ سے بھی خرید و فروخت کا معاملہ درست ہو جائے گا۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۵/ رجب/ ۱۴۴۰ھ
۲۰/ مارچ/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۵/ رجب/ ۱۴۴۰ھ
۱۳/ مارچ/ ۲۰۱۹ء

(مہر: دار الافتاء، جامعہ دار العلوم کراچی — فتویٰ نمبر ۳/۲۰۵۸)

(مہر: مفتی، جامعہ دار العلوم کراچی)

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۶/ رجب/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۵/ رجب/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۵/ رجب/ ۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner

حوالہ نمبر: 11694/42	فتویٰ نمبر: 71251/60	سائل: محمد ذکی	مجیب: محمد اویس پراچہ
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: بیع کے احکام	باب: بیع کے متفرق مسائل		تاریخ: 25-01-2021

ڈراپ شپنگ کا حکم

سوال: ڈراپ شپنگ کا کیا حکم ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی دوسرے بندے کی پراڈکٹ اپنی ویب سائٹ پر لگالیں اور جب کوئی آرڈر آئے تو آپ اس بندے کو آرڈر دے دیں اور وہ آپ کی جگہ آپ کا آرڈر ڈلیور کر دے۔

مثلاً حامد گھی 150 روپے کلو فروخت کر رہا ہے اور میں وہ اپنی ویب سائٹ پر یا ایسے ہی 3000 روپے کا فروخت کر رہا ہوں۔ اگر کوئی مجھے کہتا ہے کہ مجھے گھی دے دو، میں اس سے تین ہزار لوں گا، حامد کو پندرہ سو دے دوں گا اور پندرہ سو خود رکھ لوں گا۔ ایسا کام مشہور ویب سائٹس ایمازون وغیرہ پر بھی کیا جاسکتا ہے اور بندہ خود بھی کر سکتا ہے۔

کیا ایسا کاروبار کرنا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس طرح کے کاروبار کی جائز صورتیں کیا بن سکتی ہیں کیوں کہ ہر بندہ لاکھوں روپے شروع میں اپنے کاروبار میں لگانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ آغاز میں ایسے ہی شروع کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں وہ خود کم سے کم خرچ کرے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

شریعت مطہرہ کا اصول یہ ہے کہ جس چیز کو فروخت کیا جا رہا ہے، فروخت کرنے والا فروخت سے قبل اس کا مالک بن چکا ہو اور اس پر قبضہ بھی حاصل کر چکا ہو۔ اس اصول کی روشنی میں سوال میں مذکور صورت میں اگر آرڈر دینے کو حتمی بیع سمجھا جاتا ہے تو چونکہ چیز فروخت کرنے سے قبل آپ نے خریدی نہیں ہوتی اور آپ اس کے مالک نہیں ہوتے لہذا آپ کا آگے بیچنا بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس کے دو متبادل طریقے آپ اختیار کر سکتے ہیں جو شرعاً جائز ہیں:

1. کسٹمر کو اس بات سے آگاہ کر دیں کہ یہ آرڈر فی الحال بیع (خرید و فروخت) کا وعدہ ہے اور یہ چیز آپ اسے خرید کر بھیجیں گے اور حتمی بیع اس وقت ہوگی جب وہ یہ چیز وصول کرے گا۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

اس کے بعد مطلوبہ چیز خرید کر اور اپنے قبضے میں لے کر کسٹمر کو بھیج دیں۔

2. آپ جن سے لیتے ہیں ان سے یہ طے کر لیں کہ میں کسٹمر کو آپ کی جانب سے فلاں چیز اتنی قیمت میں فروخت کروں گا اور آپ مجھے متعین رقم یا متعین فیصد کمیشن ادا کریں گے۔

(ومنها) وهو شرط انعقاد البيع للبائع أن يكون مملوكا للبائع عند البيع فإن لم يكن لا ينعقد۔۔۔۔

(بدائع الصنائع، 147/5، ط: دار الكتب العلمية)

للمشتري أن يبيع المبيع لآخر قبل قبضه إن كان عقارا وإلا فلا وكذلك يجوز له أن يهبه (انظر المادة - 845)، وقد جوزه الشيخان استحسانا لأن ركن البيع أن يصدر من أهله أن يكون البائع والمشتري مميزين عاقلين وأن يقع في محله أي في مال متقوم وبما أن الهلاك نادر في العقار ولا اعتبار للنادر فليس في بيع العقار قبل القبض غرر الانفساخ كما في بيع المنقول.

(درر الحكام شرح مجلة الاحكام، 236/1، ط: دار الجيل)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan